سوال

(265) دودھ روکے ہوئے جانور کی فروخت کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دیکھنے میں آیا ہے کہ لوگ جب گائے، بھینس اور بکری وغیرہ بیچنا چاہتے ہیں تو انہیں منڈی میں لانے سے پہلے چند دن ان کا دودھ نہیں دوہتے۔ اسلام کا اس سلسلے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اسلام خیر خواہی کا دین ہے، ایسے معاملات جن میں ضرر و غرر (دھوکہ) پایا جاتا ہو اسلام نے ان سے منع کیا ہے جیسے ہوا میں ارتے ہوئے پرندوں کی بیع، دریا میں موجود مچھلیوں کی بیع، جانور کے پیٹ میں موجود بچہ کی خرید و فروخت اسی اصول کے پش نظر جائز نہیں، عام طور پر مشاہدہ میں آیا ہے کہ جو بیوپاری دودھ دینے والے جانوروں کو منڈی میں لاتے ہیں تو وہ کچھ دن قبل جانور کا دودھ نہیں نکالتے تاکہ تھن بھرے بھرے دکھائی دیں اور خریدار سمجھے کہ یہ جانور زیادہ دودھیلہ ہے۔ لیکن جب وہ ایسے جانور کو اپنے ہاں لے جاتا ہے تو پتہ چلتا ہے اس کے ساتھ تو فراڈ ہو گیا ہے۔ جانور کا دودھ تو اتنا نہیں جتنا ظاہر الگ رہا تھا۔ اصطلاح شریعت میں اسے بیع مصراة کا نام دیا جاتا ہے۔ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو اس بیع سے روکا ہے۔ ارشاد نبوی ہے:

(لا تصروا الآبل والغنم) (بخاري، البيوع، النهى للبائع ان لا يحفل الابل والبقر والغنم وكل محفلة، ح: 2148)

''اونٹوں اور بکریوں (کو بیچنے کی غرض سے ان) کا دودھ تھنوں میں نہ روک رکھو۔''

دوسری حدیث میں آتا ہے:

(ولا تصروا والغنم) (ایضا، ح: 2150)

اگر کسی نے ایسا جانور خرید لیا ہو تو اسے اختیار ہو گا کہ چاہے تو رکھ لے یا تین دن کے اندر اندر واپس کر دے، ساتھ (ازراہِ تالیفِ قلب یا احسان) ایک صاع کھجور بھی دے۔ ارشاد نبوی ہے:

(فمن ابتاعها بعد فإنه بخير النظرين بين أن يحتلبها ان شاء أمسك إن شاء ردها وصاع تمر) (ایضا، ح: 2148)

دوسری حدیث میں ہے :

(إذا ما أحدكم اشترى لقحة مصراة أو شاة مصراة فهو بخير النظرين بعد أن يحلبها إما هي وإلا فليردها وصاعا من تمر) (مسلم، البيوع، حكم بيع المصراة، ح: 1524)

ایک حدیث میں تین دن کا بھی ذکر ہے، ارشاد نبوی ہے :

(من ابتاع شاة مصراة فهو فيها بالخيار ثلثة أيام ۔۔۔) (ایضا)

بعض راویوں نے ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے (وهو بالخيار ثلثا) کے الفاظ بھی نقل کیے ہیں۔

اگر خریدار کو ایسی صورت حال کا تین دن سے پہلے پتا چل جائے تو اسی وقت واپس کر دے مزید تاخیر نہ کرے۔

یہاں ایک مسئلہ قدرے وضاحت طلب ہے کہ کیا کھجور کے علاوہ کسی اور جنس کا غلہ بھی دیا جا سکتا ہے یا صرف کھجور ہی دینی چاہیے۔ زیادہ تر احادیث میں (صاعا من تمر) (کھجور کا ایک صاع) کا ذکر ملتا ہے، اور ان احادیث کے اولین مخاطب عرب تھے کہ جن کی زیادہ تر گزر بسر کھجور پر ہوتی تھی۔ کھجور ایک طرح کا تیار شدہ کھانا ہے۔ ابن سیرین سے (صاعا من طعام) (کھانے کا ایک صاع) کے الفاظ بھی بعض نے نقل کیے ہیں۔

(بخاري، البيوع، النهي للبائع ۔۔۔، ح: 2148)

مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(من اشترى شاة مصراة وهو بخير النظرين بعد أن يحلبها إما هي وإلا فليردها وصاعا من تمر)

(من اشترى شاة مصراة وهو بالخيار ثلثة أيام فإن ردها رد معها صاعا من طعام لا سمراء) (البيوع، حكم بيع المصراة، ح: 1524)

''وہ جس نے ایسی بکری خریدی جس کا دودھ تھنوں میں روکا گیا ہوا، اسے تین دن تک واپس کرنے کا اختیار ہوگا۔ اگر واپس کرے تو ایک صاع کھانا بھی دے نہ کہ اناج (گندم وغیرہ)''

جبکہ بعض علماء نے ملکی رائج الوقت خوراک کا ایک صاع دینا بھی جائز قرار دیا ہے۔ جیسا کہ امام نووی شارح صحیح مسلم فرماتے ہیں :

وقال بعض أصحابنا يرد صاعا من قوت البلد ولا يختص بالتمر

اسی طرح ایک صاع کے مطابق قیمت بھی ادا کی جا سکتی ہے۔

ملاحظہ : ایک صاع (حجازی) کا وزن دو سیر گیارہ چھٹانک ہوتا ہے جو کہ رائج الوقت کلوگرام کے پیمانے کے محتاط حساب سے اڑھائی کلوگرام بنتا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

خریدوفروخت اور حلال وحرام کے مسائل، صفحہ:563

محدث فتویٰ